حسن ترتیب

سہ ماہی **التفسیر**، جلد:۴، مسلسل شمارہ:۱۳، جنوری تا مارچ ۲۰۰۸ء

۱۔ رنگِ خیال	مدیر اعلیٰ	۶_۳
۲۔ حلالہ مروجہ اور قرآنی حلالہ کے درمیان فرق	پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج	۱۱_۷
۳۔ کتابی مرد و عورت کا مسلم مرد و عورت سے نکاح	علامہ جعفر شاہ پھلواری	۳۴_۱۲
۴۔ اصولِ تحقیق	ڈاکٹر محمد عارف خان ساقی	۳۸_۳۵
۵۔ تفسیر مظہر القرآن، تعارف و تبصرہ (اجمالی مطالعہ)	پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج	۴۹_۳۹
۶۔ علامہ اقبال کا نظریہ اولیات قرآن	مولانا محمد حنیف ندوی	۶۴_۵۰
۷۔ سیدنا لوط علیہ السلام کی مختصر سرگزشت	مولانا عبدالکریم اثری	۸۱_۶۵
۸۔ وحدۃ الوجود و شہود پر شاہ ولی اللہ کی تطبیق	شیما بانی	۸۶_۸۲
۹۔ اشاریہ سہ ماہی التفسیر کراچی	محمد سہیل شفیق	۱۰۴_۸۷
۱۰۔ تبصرۂ کتب	محمد اعظم سعیدی	۱۰۸_۱۰۵
۱۱۔ التفسیر اہل علم کی نظر میں		۱۲۹_۱۰۹
۱۲۔ سرسید کے قرآنی تفسیر کے اصول (انگریزی مضمون)	پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس	1.15

مجلس التفسیر کا مضمون نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

رنگِ خیال

تفسیرِ خازن کا اردو ترجمہ

مولانا حافظ محمد اسمٰعیل نورانی، بریلوی حلقوں میں کم عمری میں ایک بڑے عالم کی تازہ مثال ہیں۔ اکتوبر ۲۰۰۷ء میں تفسیر خازن کے اردو ترجمے پر مشتمل ان کی ایک کتاب منظر عام پر آئی۔ جو انہوں نے پچھلے سال مجھے تحفۃً عنایت فرمائی۔ تفسیر خازن کا اصل نام لباب التاویل فی معانی التنزیل ہے۔ اور اس کے مفسر کا نام علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم صوفی بغدادیؒ (متوفی ۷۴۱ھ) ہے۔ جو علامہ خازنؒ کے نام سے معروف ہیں۔ پیش نظر کتاب اسی تفسیر کے اردو ترجمے کی پہلی جلد پر مشتمل ہے جو فرید بک اسٹال، اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے اور ۱۰۲۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔

یہ ترجمہ جس جذبہ کے تحت کیا گیا ہے اسے ناشر تفسیر سید محسن اعجاز نے بایں الفاظ ادا کیا ہے: ”علامہ خازنؒ چونکہ شافعی المذہب ہیں۔ اسلئے جہاں وہ فقہاء احناف کے دلائل کا رد کریں گے وہاں مولانا اسمٰعیل صاحب دلائل کی روشنی میں فقہ حنفی کی حقانیت کو اجاگر کریں گے۔“ (ص ۳۱)

اسی محوری جذبہ کا اظہار ان علماء کی تقاریظ میں بھی کیا گیا ہے، جنہوں نے اس ترجمہ پر اظہار خیال کیا ہے اور خود فاضل مترجم نے بھی اپنے مقدمے میں اس جذبہ کا اعتراف کیا ہے۔ (ص ۳۲، ۳۹، ۵۰) تفسیر بالا کا محوری نکتہ اگر پیش نظر رہے تو تفسیر سمجھنے میں قاری کو دقت نہیں ہوگی۔ لیکن غلبۂ استیلاء کے جذبے کے تحت کی جانے والی تفسیر کو مسلکی پہلو سے بلاشبہ ایک علمی اور عمدہ کاوش قرار دیا جاسکتا ہے۔ تاہم اسے ”قرآن کی تفسیر“ کہنا شاید درست نہ ہو۔

میں یہ کہنے کی جرأت اس لئے کر رہا ہوں کہ مولانا اسمٰعیل نورانی کو ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ بھرپور علمی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ وہ کسی عربی تفسیر کے ترجمے کی جگہ خود اپنی تفسیر بھی لکھ سکتے ہیں۔

قرآن مجید چونکہ ہر دور کی کتاب ہے اسلئے نہ صرف عصر حاضر کیلئے ہدایت ہے بلکہ مستقبل کیلئے بھی ویسی ہی ہدایت ہے جیسی اپنے زمانۂ نزول میں تھی۔ اس لئے تفسیر کے مصادر میں قرآن کے اصلی وسائل کو بنیاد بناتے ہوئے عصری علوم اور معاشرتی ضروریات کو پیش نظر رکھنا مفسر کی اولین ذمہ داری ہے۔ ان چیزوں سے بے نیاز ہوتے ہوئے جو تفسیر بھی لکھی جائے گی اسے تفسیر قرآن کہنا محل نظر ہوگا۔